فہرست

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
1	حضرت علامہ محمد عالم آسی امرتسری	09
2	الکاویۃ علی الغاویۃ (حصہ اوّل)	31

گنجینۂ علم، قاطع مذاہب باطلہ، الحافظ، الحکیم

حضرت علامہ محمد عالم آسی امرتسری

- ○ حالاتِ زندگی
- ○ ردِّ قادیانیت

گنجینۂ علم، قاطع مرزائیت

حضرت علامہ محمد عالم آسی امرتسری

حالات زندگی:

بحر العلوم الحافظ الحکیم حضرت علامہ مولانا محمد عالم آسی نور اللہ مرقدہ اپنے عہد کی ایک نابغۂ روزگار ہستی تھے۔ وہ ایک عظیم استاد، عربی داں، ادیب اور نامور عالم دین تھے۔ انہیں فقہ، حدیث، تفسیر کی باریکیوں سے لے کر اسلامی تاریخ، مذاہب و مسالک پر بھی ان کی گہری نظر تھی۔ یہ ہی نہیں بلکہ منطق، فلسفہ اور علم کلام کے بھی بے مثل عالم دین تھے۔ انہیں فارسی، ہندی، گورمکھی، کشمیری، پنجابی، عبرانی اور سریانی اور انگلش زبان پر بھی مکمل دسترس حاصل تھی۔ الغرض علامہ محمد عالم آسی علم کا ایک بحر ناپیدا کنار تھے۔

ولادت باسعادت:

عارف نامدار حضرت علامہ مولانا حکیم حافظ ابوالدراسۃ محمد عالم آسیؔ نقشبندی مجددی راگھوی ثم امرتسری قدس سرہٗ بروز جمعۃ المبارک بتاریخ ۱۲؍ رمضان المبارک ۱۲۹۸ھ کو موضع کولوتارڑ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔

خاندان کا اجمالی تعارف:

حضرت علامہ آسی قدس سرہٗ جاٹ قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا خاندانی پس منظر روحانی و علمی ہے۔ آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی نام نامی حضرت مولانا حکیم مفتی حافظ حمید الدین الشہیر بہ عبدالحمید چشتی نقشبندی قادری سہروردی (کولوی ثم راگھوی) قدس سرہٗ تھا، جو انتہائی زاہد و عابد ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے دور کے عظیم فاضل اور مفتی تھے، علاوہ ازیں بے مثل خطاط اور قابل طبیب بھی تھے، شعر و ادب سے لگاؤ تھا اور فقیر تخلص

فرماتے تھے ،۱۲ محرم ۱۳۲۱ھ کو وفات پائی ، مزار پر انوار کولوتارڈ میں ہے۔

حضرت علامہ آسی رحمۃ اللہ علیہ کے جد امجد کا نام حضرت مولانا حکیم مفتی میاں غلام احمد المعروف بہ حضرت حضوری قدس سرہٗ تھا، جن کا امتیازی وصف عشق ختم الرسل مولائے کل ﷺ تھا، آپ کو حضور اکرم ﷺ کے جمال و روئے زیبا کی کئی بار زیارت نصیب ہوئی۔ آپ نے ۱۸ ربیع الاوّل ۱۲۹۹ھ کو وفات پائی اور کولوتارڈ میں ہی محو خواب ابدی ہوئے۔

جد امجد کی دُعا:

علامہ آسی قدس سرہٗ کے برادر خورد حضرت علامہ مولانا حکیم محبوب عالم راگھوی علیہ الرحمہ اپنے والد بزرگوار سے روایت فرماتے ہیں کہ جب آپ کی عمر چھ سات ماہ ہوئی تو ایک دن آپ کے دادا ولی کامل حضرت مولانا غلام احمد علیہ الرحمہ متوطن کولوتارڈ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ نے آپ کے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال کر چوسائی اور پنجابی کا یہ شعر پڑھا۔

محمد عالماں چل علم پڑھے   علم دی بات نوں مضبوط پھڑیے

خدا کے حکم سے ہر دو الفاظ ''چل'' اور ''مضبوط'' کا ایسا اثر ہوا کہ عالم شاہد ہے۔

تعلیم:

حضرت علامہ آسی قدس سرہٗ نے ابتدائی تعلیم والد گرامی اور نانا جان مولانا حکیم مفتی غلام حسن نقشبندی قادری (متوفی ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۳۸ھ ، مدفون موضع بھٹی چک ، ضلع گوجرانوالہ) سے حاصل کی ، بعد ازاں مدرسہ نعمانیہ لاہور چلے گئے اور وہاں استاذ

الافاضل حضرت مولانا علامہ مفتی غلام احمد (کوٹ اسحاق) ، عربی زبان کے ادیب مولانا محمد حسن فیضی اور دیگر اساتذۂ مدرسہ نعمانیہ سے فیض یاب ہوئے ، ازیں علاوہ مولانا غلام محمد بگوی علیہ الرحمہ (خطیب بادشاہی مسجد لاہور) فخر الاماثل حضرت مولانا غلام قادر بھیروی رحمۃ اللہ علیہ (بیگم شاہی مسجد لاہور) اور مفتی عبداللہ ٹونکی (اورینٹل کالج لاہور) جیسے عظیم افاضلِ وقت سے اکتساب علم کیا۔

بعد ازاں مولوی عالم ، مولوی فاضل ، منشی فاضل ، ادیب فاضل ، مختار عدالت ، حکیم حاذق اور زبدۃ الحکماء کے امتحانات پاس کیے ، ان امتحانات میں سے مولوی فاضل اور زبدۃ الحکماء کے امتحانات میں پنجاب بھر میں اوّل آئے اور طلائی تمغے حاصل کیے ، بعد میں ہندی اور انگریزی زبانوں میں بھی کافی مہارت پیدا کر لی ، جس کی دلیل آپ کے بیاضات کی مختلف تحریریں ہیں ، آخر عمر میں قرآن مجید بھی حفظ کر لیا تھا۔

درس و تدریس:

جامعہ نعمانیہ سے فراغت کے بعد جامعہ نعمانیہ ہی میں اوّل مدرس مقرر ہوئے ، پھر کچھ عرصہ بعد مدرسہ رحیمیہ نیلا گنبد میں پڑھاتے رہے ، اسی طرح جب مولوی فاضل کے امتحان میں پنجاب بھر میں اوّل آئے اور آپ کو ایک سال کے لئے ۳۰ روپے ماہوار وظیفہ ملا تو اورینٹل کالج میں بھی پڑھاتے رہے ، بعد ازاں امرت سر چلے آئے ، وہاں مدرسہ نصرۃ الحق حنفیہ سے منسلک ہوئے۔

مگر کچھ عرصہ پڑھانے کے بعد لاہور چلے آئے اور یہاں ایک پریس میں سنگ سازی کرتے رہے پھر امرتسر چلے گئے ۔ (قلمی یادداشت از حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمہ) اور ایم اے ہائی اسکول میں عربی کے اوّل مدرس مقرر ہوئے ، اسی طرح جب یہ

اسکول کالج بنا تو آپ پروفیسر ہو گئے اور بالآخر یہیں سے ریٹائر ہوئے۔

آپ نے انجمن اسلامیہ امرتسر (جس کے تحت اسکول اور کالج چلتے تھے) کی ملازمت سے فراغت کے بعد بھی پرائیویٹ طور پر تدریس کا شغل جاری رکھا اور یہ سلسلہ تدریس کسی ایک علم پر موقوف نہیں ہوتا تھا بلکہ طالبانِ علم آپ سے مختلف علوم کی تحصیل کیا کرتے تھے جن میں تفسیر، حدیث، فقہ، اصول حدیث، اصول فقہ، منطق، فلسفہ، صرف ونحو، ادب فارسی، کتابت، طبابت بالخصوص عربی ادب وغیرہ شامل تھے۔

تلامذہ:

حضرت آسی کے بے شمار تلامذہ ہیں، چند ایک کے نام درج ذیل ہیں:

صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی، مولانا محمد الدین غریب، ڈاکٹر پیر محمد حسن ایم اے پی ایچ ڈی، اسلام آباد، حافظ محمد عبداللہ ایم اے اکاؤنٹنٹ جنرل آفس لاہور، مولانا غلام ترنم امرتسری (مدفون لاہور)، فخر الاطباء حکیم فقیر محمد چشتی نظامی (مدفون بجوار میاں میر رحمۃ اللہ علیہ لاہور، حکیم غلام قادر چشتی امرتسری (آپ حضرت آسی کے رفیق خاص اور اُن کے مزار کے متولی تھے، مدفون ملتان)، مولانا پیر حبیب اللہ نقشبندی (مدفون گجرات، پنجاب) ابوالبیان مولانا محمد داؤد فاروقی ابن مولانا نور احمد امرتسری (مدفون امرتسر) استاذ الاطباء حکیم محمد نور الدین نظامی امرتسری، صدر مجلس اطباء (مدفون بورے والا ضلع وہاڑی)، استاذ الاطباء حکیم محمد شمس الدین نظامی امرتسری حکیم حاذق، (مدفون پاکپتن)، حکیم محمد جلال الدین امرتسری (مدفون پاکپتن)، حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری بانی مرکزی مجلس رضا لاہور (مدفون بجوار حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ، لاہور)، عبدالمجید جامی (تھائی لینڈ) محمد شریف ساجد (راولپنڈی)، آغا خلش کاشمیری (مدفون بمبئی)، مولانا پیر عبدالسلام ہمدانی

امرتسری (مدفون لاہور)۔

بیعت:

حضرت علامہ آسی قدس سرہٗ شہرہ آفاق شیخ طریقت حضرت شاہ ابوالخیر عبداللہ محی الدین فاروقی نقشبندی مجددی مظہری دہلوی قدس سرہٗ سے نہ صرف بیعت بلکہ مجاز بھی تھے۔

وفات:

حضرت علامہ آسی قدس سرہٗ کا وصال ۲۸ر شعبان المعظم ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء بروز جمعۃ المبارک دن کے ایک بجے امرتسر میں ہوا، آپ کا مزار پختہ بنا ہوا تھا مگر تقسیم ہند کے بعد اس کا نشان مٹا دیا گیا۔

تصانیف:

حضرت علامہ آسی قدس سرہٗ کی دینی تحقیق کا آخری مرحلہ ''تفسیر قرآن'' تھا، مگر افسوس کہ مشیت ایزدی نے وقت نہ دیا اور آپ یہ کام ادھورا چھوڑ کر راہی دار بقا ہوئے، حضرت کے وہ تمام مسودات جن پر آپ نے تفسیر کا کام شروع کیا تھا، راقم کے پاس محفوظ ہیں، اور یہ دو عدد نسخہ قرآن مجید، دو رجسٹروں اور تین پاکٹ بکس پر مشتمل ہیں، ان شاء اللہ العزیز ان نوادر کا کسی موقع پر تعارف کرایا جائے گا، تاہم احقر یہاں صرف ان مضامین کے اسماء پر اکتفا کرتا ہے جو آپ نے تفسیر قرآن کے سلسلے میں سپرد قلم فرمائے۔

۱۔ سورۂ فاتحہ (قرآن مجید کا ابتدائی جزو)، مطبوعہ ماہنامہ البیان امرتسر، اپریل ۱۹۴۳ء۔

۲ .....تشریحات متعلقہ سورۂ فاتحہ، مطبوعہ ہفت روزہ الفقیہ ، امرتسر، ۱۲ر محرم/ ۲۱ر

جون (۱۳۴۸ھ/ ۱۹۲۹ء) تا ۱۱ر جمادی الثانی ۱۴ر نومبر (۱۳۴۸ھ/ ۱۹۲۹ء)۔

۳...... سورۂ فیل کی تفسیر اور علامہ فراہی، مطبوعہ ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ، اکتوبر ۱۹۳۸ء تا جون ۱۹۳۹ء۔

ردِّ مرزائیت:

حضرت علامہ آسی قدس سرہٗ کی شہرت مدام کا سبب آپ کی ردّ مرزائیت میں مشہور کتاب ''الکاویہ علی الغاویہ'' بھی ہے، یہ کتاب دو جلدوں میں ہے اور ردّ مرزائیت وغیرہ میں ایک دائرۃ المعارف (انسائیکلوپیڈیا) کی حیثیت رکھتی ہے،

۱...... الکاویۃ علی الغاویہ (اُردو) جلد اوّل، مطبوعہ مارچ ۱۹۳۱ء، صفحات ۴۱۶۔

۲...... الکاویۃ علی الغاویہ (اُردو) جلد دوم، مطبوعہ ستمبر ۱۹۳۴ء، صفحات ۴۵۰۔

الحمد للہ ادارہ تحفظ عقائد اسلام نے عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر اپنے عظیم الشان انسائیکلوپیڈیا کیلئے جلد اول مطبوعہ ۱۹۳۱ء اور جلد دوم مطبوعہ ۱۹۳۴ء کے نسخے حاصل کر کے تقریباً اسی (۸۰) سال بعد نئے سرے سے طباعت کا شرف حاصل کیا ہے اور پچھلے نسخوں کی اغلاط، بے ربط اور غیر متعلق جملوں کی بھی تصحیح کر دی ہے۔ تاہم بعض مقامات پرنٹ واضح نہ ہونے کی وجہ سے اب بھی اصلاح طلب ہیں۔

علامہ آسی نے اپنی اس تصنیف میں بڑی آزادی کے ساتھ مرزائی مذہب کے تمام میسر شدہ لٹریچر، اشتہارات و پوسٹر وغیرہ کا خلاصہ مع تنقیدات درج کر دیا ہے۔ نیز یہ کتاب کسی اور کی جانب سے مرزا قادیانی کے خلاف پیش کردہ مواد کا بھی احاطہ کرتی ہے۔

ابتداء میں علامہ موصوف نے الکاویہ علی الغاویہ عربی میں تحریر فرمائی تھی جس کی فوٹو کاپی علامہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے مخزونہ کتب خانہ پنجاب یونیورسٹی میں موجود ہے۔ اس

کتاب کے سرورق پر علامہ حکیم موسیٰ امرتسری کی یہ تاریخی نوٹ مذکور ہے:

''علامۃ الدہر حضرت قبلہ محمد عالم آسی کی یہ تصنیف عربی زبان میں لکھی جانے والی اولین مبسوط و مدلل کتب (ردقادیانیت) میں شمار ہوتی ہے مگر اس لئے طبع نہ کروائی گئی کہ فاضل علام مصنف کے معاصرین نے یہ مشورہ دیا کہ عربی کی بجائے اردو میں چھپوائیں تا کہ عوام الناس بھی اس سے مستفید ہوسکیں۔ چنانچہ حضرت علامہ آسی نے اپنی کتاب کو اردو جامہ پہنا کر ۱۹۳۱ء میں امرتسر سے چھپوایا''۔

انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا میں آپ کی اس گراں قدر علمی تصنیف پر ان الفاظ میں تبصرہ کیا گیا ہے کہ ''الکاویہ علی الغاویہ'' میں چودھویں صدی کے ان مدعیان نبوت کے حالات ہیں جنہوں نے امام زماں، مسیح وقت، محمد ثانی، کرشن اور مظہر الٰہی بن کر قرآنی تعلیمات بدلتے ہوئے الگ الگ اپنا دستور العمل مسلمانوں کے سامنے پیش کر کے اپنی تعلیم کو واحد راہ نجات قرار دیا۔ اس کے علاوہ ان قرامطہ و ملاحدہ کا ذکر بھی ہے جنہوں نے ساتویں صدی ہجری میں نبوت کا دعویٰ کیا''۔

علاوہ ازیں حضرت نے اور بھی بہت کچھ لکھا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۳...... الجذوۃ النار علی قلوب الفجرۃ الکفار (غیر مطبوعہ۔ اُردو)

(یہ کتاب دراصل الکاویۃ علی الغاویہ، جلد دوم اضافوں کے ساتھ نئے روپ میں ہے)

۴...... الکاویۃ علی الغاویہ (عربی) غیر مطبوعہ

۵...... الجنجات علی السلام فی الذب عن حریم الاسلام (عربی، مطبوعہ) یہ مرزائی غلام رسول راجیکی کے پمفلٹ کے جواب میں لکھا گیا۔

۶...... مضامین: وہ مضامین جو آپ نے ردّ مرزائیت میں وقتاً فوقتاً رقم فرمائے، ان کی تفصیل

حسب ذیل ہے۔

۱...... خیالاتِ آسی واقعات صلیبی پر ایک نظر (منظوم اُردو)، مطبوعہ الفقیہ، امرتسر، ۱۴/فروری تا ۱۷/اپریل ۱۹۴۲ء

۲...... نائرۃ الحسبان علیٰ مصباح القدیان، الفقیہ، امرتسر، ۷/جنوری تا ۷/فروری ۱۹۳۳ء

۳...... تنقیداتِ نادرشاہیہ بر تبلیغات مذہب مرزائیہ، مطبوعہ الفقیہ، امرتسر، ۲۸/فروری تا ۱۴/مئی ۱۹۳۴ء

۴...... مرزائی تعلیم کے پانچ مباحث اور اہل حق کا ایک پرلطف تعاقب، مطبوعہ الفقیہ، امرتسر ۲۸/جولائی تا ۷/اگست ۱۹۳۷ء

۵...... اظہارِ حقیقتِ مرزائیت بجواب حقیقت احمدیت، مطبوعہ الفقیہ، امرتسر ۲۱/اگست تا ۱۴/ستمبر ۱۹۳۳ء

۶...... مرزائیت اور اہل اسلام میں فرق، مطبوعہ الفقیہ، امرتسر ۷/جون تا ۷/دسمبر ۱۹۳۹ء (یہ مضمون اس عرصے میں تین بار مسلسل چھپا)

۷...... ضمیمہ کاویہ، مطبوعہ الفقیہ، امرتسر ۷/مئی تا ۲۸/جون ۱۹۳۱ء

۸...... مسیح قادیانی کی الوہیت پر ایک چلتی ہوئی نظر، مطبوعہ الفقیہ، امرتسر ۷/۱۴ مارچ تا ۲۱/ ۲۸ مارچ ۱۹۴۴ء

۹...... ایک مسلمان اور مرزائی کی باہمی گفتگو، مطبوعہ الفقیہ، امرتسر ۲۱/اپریل ۱۹۳۶ء

۱۰...... قادیانی نبوت پر ایک غلط قرآنی استدلال اور اس پر بصیرت افروز تبصرہ، مطبوعہ الفقیہ، امرتسر ۷/اکتوبر ۱۹۳۲ء

۱۱...... توفی سے قبض روح یا موت مراد نہیں، مطبوعہ الفقیہ، امرتسر ۷/جنوری ۱۹۲۹ء

۱۲...... لفظ توفی پر ایک پراسرار تبصرہ، مطبوعہ الفقیہ، امرتسر ۲۸/جنوری ۱۹۲۹ء

۱۳...... مسیح الارض القادیانی اور موسیٰ علیہ السلام کی زندگانی جاویدانی، مطبوعہ الفقیہ، امرتسر، ۲۸/جنوری ۱۹۳۴ء

۱۴...... کیا پہلو شگاف برچھی کے زخم سے کوئی نیم مردہ زندہ رہ سکتا ہے، مطبوعہ الفقیہ، امرتسر، ۲۸/جنوری ۱۹۳۴ء

۱۵...... عہد قادیانیت میں مدعیان نبوت، مطبوعہ الفقیہ، امرتسر ۱۴/فروری ۱۹۴۰ء

۱۶...... پسرش یادگاری ہینم، مطبوعہ الفقیہ، امرتسر، ۷/اپریل ۱۹۳۵ء

۱۷...... کوائف امرتسر، مطبوعہ الفقیہ، امرتسر، ۱۴/جون ۱۹۳۶ء

۱۸...... امیر شریعت اور مرزائی بیعت، مطبوعہ الفقیہ، امرتسر، ۷/اپریل ۱۹۳۷ء

۱۹...... مرزائی لٹریچر کا ایک اور غلط مسئلہ، الفقیہ، امرتسر، ۷/اپریل تا ۲۱/اپریل ۱۹۳۷ء

۲۰...... کیا مرزائی اہل سنت کی مسجد میں قادیانیت کی نشر واشاعت کر سکتے ہیں؟ مطبوعہ الفقیہ، امرتسر، ۱۴/ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۵ء

ردّ اہل قرآن یا چکڑالوی:

اہل قرآن کو چکڑالوی، کمتریٰ فرقہ یا اُمت مسلمہ امرتسر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ گو حضرت علامہ آسی نیان کی تردید بھی الکاویہ علی الغاویہ کے آخری صفحات میں فرما دی تھی، تاہم سعی مزید کے طور پر آپ نے چند مضامین بھی رقم فرمائے، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱...... القول المقبول فی اطاعت الرسول، مطبوعہ الفقیہ، امرتسر، ۷/۱۴ دسمبر ۱۹۲۹ء

۲...... قرآن الاقرآن فی ریحان القرآن، مطبوعہ الفقیہ، امرتسر، ۲۱/اپریل تا ۷/مئی ۱۹۳۵ء

۳...... فریضۂ قربانی اور احکام قربانی، مطبوعہ الفقیہ، امرتسر، ۲۱ر فروری تا ۷ر مارچ ۱۹۳۵ء

۴...... مسئلہ قربانی پر اُمت مسلمہ امرت سر کا حملہ اور اس کی مدافعت، مطبوعہ ماہنامہ شمس الاسلام، بھیرہ شریف، جولائی ۱۹۴۳ء

۵...... مسئلہ قربانی پر ایک سرسری نگاہ، مسلم اور مسلمہ کے درمیان تبادلۂ خیالات

۶...... التنقید علی وراثت الحفید (رسالہ)

ردّ مشرقی یا خاکساری مذہب :

الکاویہ علی الغاویہ، جلد دوم کے آخری صفحات پر ردّ مشرقی میں اگرچہ حضرت نے اپنا فرض ادا کر دیا تھا، تاہم اس کی تردید میں حضرت نے چند رسائل اور مضامین مزید رقم فرمائے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱...... الانتباہیہ علی الافتتاحیہ (غیر مطبوعہ) (کتاب کا سن تصنیف معلوم نہ ہوسکا)

۲...... الانتباہیہ علی الافتتاحیہ، مشرقی کا تذکرہ غلط (مضمون) مطبوعہ شمس الاسلام، بھیرہ، مارچ ۱۹۴۰ء تا جولائی ۱۹۴۲ء

۳...... تبصرہ علی التذکرہ (رسالہ) سن تصنیف ندارد، صفحات ۶۴

۴...... مشرقی سے ایک اہم سوال اور کے ہوا خواہوں سے جواب کا مطالبہ (منظوم)، مطبوعہ شمس الاسلام بھیرہ، ربیع الاول ۱۳۶۱ھ/ اپریل ۱۹۴۲ء

۵...... مساجدِ اسلام اور مسلمانانِ عالم دشمن اسلام مشرقی کی نظر میں، مطبوعہ شمس الاسلام، بھیرہ، ذی قعدہ ۱۳۶۱ھ/ دسمبر ۱۹۴۲ء

ردّ وہابیہ:

حضرت علامہ آسی قدس سرہٗ نے ردّ وہابیہ میں بھی بہت سے رسائل اور مضامین لکھے، ان رسائل و مضامین سے مختلف موضوعات اخذ ہوتے ہیں:

۱...... الارشاد الی المباحث المیلاد، مطبوعہ میلاد نمبر، الفقیہ، امرتسر، ربیع الاوّل ۱۳۵۱ھ/ جولائی ۱۹۳۲ء، ادارہ الفقیہ کی طرف سے یہ کتابی صورت میں بھی شائع ہوئی تھی۔

۲...... المیلاد فی القرآن، مطبوعہ الفقیہ امرتسر (ضمیمہ میلاد نمبر) ربیع الاوّل ۱۳۵۲ھ، یہ رسالہ بھی پمفلٹ کی صورت میں دستیاب تھا۔

۳...... ضمیمہ میلاد نمبر الفقیہ، ماہ ربیع الاوّل ۱۳۵۱ھ

۴...... ذکر خیر العباد فی محافل الواعظ والمیلاد، ضمیمہ میلاد نمبر الفقیہ ۳ر ربیع الاوّل ۱۳۵۲ھ

۵...... تذکرہ حالات یوم النبی ﷺ ضمیمہ میلاد نمبر الفقیہ، ۳ر ربیع الاوّل ۱۳۵۲ھ

۶...... مجالس میلاد اور علامہ ابن تیمیہ، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۱۴ر مئی ۱۹۴۱ء

۷...... مجالس میلاد اور مجالس ولیمۃ القرآن، مطبوعہ الفقیہ امرتسر ۲۱/ ۲۸ مارچ ۱۹۴۲ء

۸...... محفل میلاد مقدس، مطبوعہ الفقیہ امرتسر ۷ر ستمبر ۱۹۲۹ء

مسئلہ قبہ مبارک:

۱۹۲۴ء میں جب نجدیوں نے حرمین شریفین پر قبضہ کیا تو انہوں نے مزارات و مقامات مقدسہ کو زمین کے برابر کر دیا، اس موقع پر علماء اہل سنت (برصغیر) نے احتجاج کیا، اور ان کے اس اقدام کو صریحاً قرآن و سنت کیخلاف قرار دیا، اس موقع پر حضرت آسی نے بھی اس مسئلہ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور ایک رسالہ لکھا اور ایک مضمون طبع کرایا۔

۱...... ازالۃ الرین والمین عن مشاہد الحرمین الشریفین، مطبوعہ ۱۹۲۵ء

۲...... بنائے قباب عالیہ بر مزارات مشائخ قدیمہ و حالیہ، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۷/ ۱۴ ستمبر

۱۹۳۶ء

مسئلہ قیام رمضان:

غیر مقلد علماء نے اس مسئلہ کے سلسلہ میں اختلافی بحران پیدا کرنے کی سعی مذموم کی ہے، حضرت علامہ آسی نے اس مسئلہ کی توضیح وتشریح کے سلسلہ میں چند مضامین سپرد قلم فرمائے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱.....قیام شہر رمضان، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۲۱ر نومبر ۱۹۲۹ء

۲.....قیام رمضان عشرون رکعۃ وھی صلوٰۃ التراویح، الفقیہ امرتسر، ۱۴/۲۱ر نومبر ۱۹۳۹ء

۳۔ رسالہ تراویح، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۷ ستمبر تا ۲۱/ ۲۸ ستمبر ۱۹۴۲ء

۴۔ دفع اعتراضات اہل الرائے، الفقیہ امرتسر، ۷/ اکتوبر ۱۹۴۲ء تا ۷/ ۱۴ اپریل ۱۹۴۳ء

رسالہ ضربات الحنفیہ:

یہ رسالہ حضرت علامہ آسی قدس سرہٗ نے مدیر اخبار محمدی (دہلی) کے رسالہ ’’ضرب محمدی‘‘ کے جواب میں رقم فرمایا، جس کا جواب مدیر محمدی دہلی نے اخبار محمدی میں ہی دیا تھا، پھر جواب الجواب حضرت علامہ آسی نے الفقیہ امرتسر میں ’’ضمیمہ ضربات الحنفیہ‘‘ کے عنوان سے دیا تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ ضربات الحنفیہ علی ہامات الوہابیہ۔ مطبوعہ یکم ذی الحجہ ۱۳۴۷ھ

۲۔ ضمیمہ ضربات الحنفیہ، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۲۳ر محرم الحرام ۱۳۴۹ھ/ ۲۱ر جون ۱۹۳۰ء تا ۱۸ر رمضان ۱۳۴۹ھ/ ۷ر فروری ۱۹۳۱ھ

مضامین رد وہابیہ:

وہ مضامین جو حضرت نے مختلف موضوعات پر ردّ وہابیہ کے سلسلے میں رقم فرمائے، تفصیل درج ذیل ہے:

۱.....کیا نبی ﷺ غیب دان نہ تھے، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۱۴ر اگست تا ۲۱/ ۲۸ر اگست ۱۹۴۳ء

۲.....تقلید شخصی اور اجتہاد، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۲۱/ ۲۸ر جون تا ۷/ ۱۴ر جولائی ۱۹۴۴ء

۳.....تقلید اور اتباع سلف، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۲۱ر جنوری ۱۹۳۹ء

۴.....مطائبات، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۲۱ر جنوری ۱۹۳۹ء

۵.....القول السنی فی معراج النبی، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، (معراج نمبر) ۷ر جنوری ۱۹۳۰ء

۶.....ایک شبہ اور اس کا دفعیہ، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۷ر مارچ تا ۲۱ر مارچ ۱۹۲۹ء

۷.....فقرہ سمع اللہ لمن حمدہ اور اس کی مشرکانہ تشریح، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۱۴ر تا ۲۱ مارچ ۱۹۳۸ء

۸.....فلعنۃ ربنا اعداد رمل، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۲۸ر نومبر ۱۹۲۸ء

۹.....رسالہ اشرفیہ، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۲۸ر نومبر ۱۹۲۸ء

۱۰.....تحسین ناشناس، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۷/ اکتوبر ۱۹۴۲ء

۱۱.....ارشادات عالیہ، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۷/ اکتوبر ۱۹۳۳ء

مضامین (متفرق موضوعات):

وہ مضامین جو علامہ نے متفرق موضوعات پر رقم فرمائے، ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱......موجودہ معاشرت نسواں پر ایک نظر، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۲۸/اپریل ۱۹۲۹ء۔

۲......استفتاء، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۲۸/اپریل ۱۹۲۹ء

۳......استفتاء، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۲۱/۲۸/اپریل ۱۹۳۴ء

۴......موعظۃ للمتقین (قلمی، غیر مطبوعہ، نامکمل)

۵......اختلاف سنی شیعہ (قلمی، غیر مطبوعہ)

۶......رفع الیدین کرنا خلاف حکم رسول ہے، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۲۱/اگست ۱۹۳۶ء

۷......وہابیہ ہند کی تاریخ پر اجمالی نظر، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۲۱/اگست ۱۹۳۶ء

۸......حقیقت مسیح از روئے بائبل، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۲۱/اگست ۱۹۳۶ء

۹......مناظرہ سنی وشیعہ، فی بنات الرسول الامین، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۲۱/اگست ۱۹۳۶ء

۱۰......کیا وید شروع دنیا ہی سے ہیں، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۲۱/اگست ۱۹۳۶ء

۱۱......عیسائی صاحبان کے چند اعتراض اور ان کے جوابات، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۱۴/مارچ ۱۹۴۱ء

رسائل علامہ آسی:

۱......حجاب الغیب، کل صفحات ۱۶ (سن ندارد)

۲......تذکر شاہ جیلان، کل صفحات ۳۲، مطبوعہ ۱۹۳۵ء

۳......براہین الحنفیہ لدفاع الفتنۃ النجدیہ، کل صفحات ۸۰، (سن ندارد)

۴......لمعہ تنقید پر نور توحید، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۲۱/۲۸/نومبر ۱۹۳۸ء

تراجم آسی:

۱......قیام رمضان وشرون رکعۃ وھی صلوٰۃ التراویح (رسالہ) (عربی۔اُردو)، مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۱۷/نومبر ۱۹۳۹ء

۲......العقائد الصحیحہ فی تردید الوہابیہ، تصنیف حکیم الامت خواجہ محمد حسن جان سرہندی ٹنڈو سائیں داد (سندھ) متن عربی (اُردو ترجمہ) از علامہ آسی، مطبوعہ ۱۳۶۰ھ

۳......ھدی الرسول والنعمان فی اثبات شرائط الجمعہ باوضح البرھان۔ متن عربی، تالیف مولانا غلام حسن نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (بھٹی چک شریف، گوجرانوالہ) یہ بزرگ حضرت آسی کے نانا تھے، اُردو ترجمہ مع ضمیمہ جات، علامہ آسی، مطبوعہ ۱۳۳۱ھ

تالیفات آسی:

۱......وضع اطوار محمدی ﷺ، مطبوعہ ۱۳۲۹ھ، کل صفحات ۴۸، اس کی ابتداء میں علامہ کا مبسوط مقدمہ ہے، یہ کتاب حضرت مولانا غلام احمد کے پنجابی اور فارسی کلام کی شرح پر مشتمل ہے۔

گرائمر:

حضرت علامہ آسی کے ایک شاگرد ڈاکٹر ظہور الدین احمد کہتے ہیں کہ:

”عربی میں کمال قدرت رکھتے تھے، عربی میں شعر بھی کہہ لیتے تھے، صرف ونحو میں ان کا تسلط مسلم تھا، تعریف وتحلیل میں ان کا جواب نہیں تھا...... آپ کے صرف ونحو کے چودہ اصول مشہور تھے، جن کو ان پر مہارت ہوگئی، سمجھ لیجئے عربی گرائمر میں اسے مہارت ہوگئی، طلبہ کی سہولت کے لئے اُنہوں نے عربی حروف جار اور دیگر حروف کو منظوم کر رکھا تھا، تاکہ یاد کرنے میں آسانی ہو“۔

حضرت کی کتب گرائمر عربی، فارسی وغیرہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱...... رموز الاجزاء الاستحضار الطلباء (طبع دوم) ۱۹۲۱ء/۱۳۴۴ھ، صفحات ۳۲

۲...... رموز الاجزاء لاستحضار الطلباء، طبع ثالث، مطبوعہ فروری ۱۹۳۲ء، صفحات ۴۸

۳...... عربک ٹیچر یعنی کتاب الصرف جدید، مطبوعہ اگست ۱۹۳۲ء، صفحات ۱۱۲

۴...... منظومۃ النحو اُردو، مطبوعہ جولائی ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء، صفحات ۴۸

۵...... کتاب النحو جدید ملقب بہ عربک ٹیچر، مطبوعہ ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۷ء، صفحات ۱۶۰

۶...... بطاقۃ الاجوبۃ فی حل اسئلۃ العاشرۃ المتبعۃ، مطبوعہ مارچ ۱۹۲۵ء، صفحات ۶۴ (یونیورسٹی کے پرچوں کا حل)

۷...... التراجم الاربعۃ، مطبوعہ ستمبر ۱۹۱۳ء، صفحات ۴۸ (درسی کتب کے تراجم معہ ابتدائی صرف نحو)

۸...... نقشہ صرف کبیر باب اوّل معہ صرف صغیر ابواب ثلاثی مجرد (چارٹ)

۹...... نقشہ ''الکلام'' (چارٹ)

۱۰...... نقشہ ''الکلمہ'' (چارٹ)

۱۱...... اُردو گرائمر میں ایک نقشہ ''نقشہ صرف اُردو'' کے نام سے تیار فرمایا تھا۔

۱۲...... فارسی گرائمر میں ایک رسالہ، سرگزشت گرائمر خان، مطبوعہ ۳۰ر فروری ۱۹۱۳ء

علامہ آسی نے نہ صرف اس کتاب کے عربی متن کا اُردو ترجمہ کیا بلکہ متن کی مناسبت سے مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت رسائل لکھے جن سے کتاب کی افادیت بڑھ گئی، رسائل کے نام یہ ہیں :

۱۔ لھیۃ الفیف فی بحث شرائط الجمعۃ بحسب الکم والکیف (عربی)

۲۔ الفرق بین المذھب والمشرب، کما بین المشرق والمغرب (عربی)

مطب الآسی:

حضرت علامہ آسی کی دو بیاضیں راقم کے پاس محفوظ ہیں، علاوہ ازیں ایک مضمون ''گردن توڑ بخار'' مطبوعہ الفقیہ امرتسر، ۲۱ر اپریل ۱۹۳۵ء بھی راقم کو ملا ہے۔

کلام آسی:

حضرت آسی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام عربی، اُردو اور فارسی میں ملتا ہے، چنانچہ راقم کے پاس جو ذخیرہ ہے ذیل میں اس کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔

اردو:

۱...... خیالات آسی، واقعات صلیبی پر ایک نظر، الفقیہ امرتسر، ۱۴ر فروری تا ۱۷ر اپریل ۱۹۴۲ء

۲...... مشرقی سے ایک اہم سوال اور اس کے ہوا خواہوں سے جواب کا مطالبہ، مطبوعہ شمس الاسلام بھیرہ ربیع الاوّل ۱۳۶۱ھ

۳...... رسالہ منظومۃ النحو (اُردو) مطبوعہ ربیع الاوّل ۱۳۵۱ھ

۴...... تاریخ وفات حضرت مولانا نور احمد امرتسری رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ مکتوبات مجدد الف ثانی ۱۳۸۴ھ، ص ۱۵

فارسی:

۱...... قصیدۂ مدحیہ حضرت مولانا احمد سعید بیربلوی والد گرامی قدر خواجہ محمد عمر بیربلوی قدس سرۂ، مطبوعہ انوار مرتضوی، ص ۱۷۱

۲...... قطعۂ تاریخ وفات مولانا غلام مرتضیٰ بیربلوی جد امجد محمد عمر بیربلوی قدس سرۂ، مطبوعہ انوار مرتضوی، ص ۱۶۶

۳......قطعہ تاریخ وفات مولانا غلام مرتضیٰ بیربلوی قدس سرہٗ بلحاظ تیاریٔ مقبرہ۔

۴......فرد بلحاظ مضمونِ بالا از کشکول آسی

۵......قطعہ تاریخ وفات خلف الرشید نبی بخش بن مولوی علاء الدین رحمۃ اللہ علیہ۔

۶......قصیدۂ تاریخیہ تازیانہ نقشبندیہ، از کشکول آسی

۷......قصیدۂ مدحیہ از کشکول آسی

۸......قیل فی انتقال صاحب الکمال مولانا مولوی واستاذی غلام احمد نور اللہ مرقدہ۔

۹......تاریخ وصال حضرت مولانا مرحوم از کشکول آسی

۱۰......رثا بر عناء وصال پر ملال شیخ مٹھو صاحب نور اللہ مرقدہٗ از کشکول آسی

عربی:

۱......مرثیہ مولانا غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ (بیربلوی) مطبوعہ انوار مرتضوی، ص ۱۵۶

۲......اشعار فی الاخ واخ الاب از مکتوب علامہ آسی بنام خواجہ محمد عمر بیربلوی قدس سرہٗ

۳......قطعہ تاریخ وفات حضرت مولانا نور احمد رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ الفقیہ امرتسر

۴......قطعہ تاریخ وفات حضرت مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی امرتسری مطبوعہ الفقیہ امرتسر

بیاضاتِ آسی:

حضرت علامہ آسی نے حاصل مطالعہ کو تحریر میں لانے کیلئے بیاضیں بھی تیار فرمائیں، ان کو کشکول آسی کا نام دیا، چار جلدوں میں یہ کتاب راقم کے پاس موجود ہے۔

تحریر: **میاں ضمیر احمد وسیر آسی**

(ساکن راگھو سیداں ضلع حافظ آباد)

(بحوالہ: ماہنامہ "مہر و ماہ" مطبوعہ دسمبر ۱۹۸۰ء، جنوری ۱۹۸۱ء